القاعدۃ کے رہنما احمد فاروق کو

ایک ادنی مسلمان کی طرف سے نصیحت

(باب الاسلام فورم سے اقتباس)

http://islamdoor.net/showthread.php?p=63861#post63861

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمد فاروق بھائی!

آپ کی اس تحریر ("ہمیں چاہیے کہ شہد کی مکھی کی طرح بن جائیں")کا جواب یا رد کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اب معاملہ بالکل صاف ہوچکا ہے۔

اس لیے اب میں صرف آپ کی غلط فہمی کو دور کرنے کے لیے آپ کے اس پورے مضمون کو شریعت کے ترازو میں تولتے ہوئے حق کی طرف نشاندہی کرتا ہوں تاکہ آپ پر حجت کا اتمام ہوجائے۔

باقی ہدایت اللہ تعالی نے دینی ہے اور ہمارے ذمے صرف خیرخواہی کرتے ہوئے ناصحانہ انداز میں آپ کے سامنے حق کو بیان کرنا ہے ۔

اس لیے میں تفصیل میں جائے بغیر انتہائی اختصار کے ساتھ آپ کو یہ بتاؤں گا کہ آپ کے اس مضمون میں اسلامی تعلیمات سے کہاں کہاں روگردانی کی گئی ہے یا دورخی مبہم بات لکھی گئی ہے جس سے غلط اور صحیح مطلب بھی نکلتا ہے ۔ اسی طرح آپ نے بہت ساری باتوں کو ادھورا لکھا ہے ، جن کی مختصرا وضاحت کردیتا ہوں تاکہ مسئلہ سمجھنے میں آسانی ہو۔
اسی طرح آپ کی ہر غلط بات کی نشاندہی کے بعد اسلام نے جو اس بارے میں کہاں ہے، اسے اللہ کی توفیق سے بیان کروں گا۔

(1)

مضمون کا عنوان ہی غلط ہے۔ بلکہ یہ ہونا چاہیے تھا :" ہمیں چاہیے کہ مسلمانوں کے لیے شہد کی مکھی کی طرح بن جائیں...!۔

اسلام نے ہمیں کافروں ومرتدین اور منافقین کے ساتھ سختی کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس لیے وہ اس سے مستثنی ہیں اور آپ کو بھی ان کو مستثنی کرنا چاہیے تھا۔

(2)

شہد کی مکھی اور کھجور کی درخت کی تشریح کا آپ پہلے خود نمونہ بن کر

دکھائیں اور اپنے قائدین (شیخ ایمن الظواھری ، ابو عزام امریکی اور شیخ الجولانی) کو اس پر عمل کرنے کی دعوت دیجئے جنہوں نے سب سے پہلے غلو کرتے ہوئے دولت اسلامیہ کو خوارج، حروری وغیرہ قرار دیکر ان سے اعلان براءت کیا۔صرف یہی نہیں بلکہ امت کو بھی دولت اسلامیہ مجاہدین کیخلاف اٹھنے کی دعوت دی۔ اب تک جبهة النصرة شام میں جو کچھ کررہی ہیں اور صلیبی حملہ شروع ہوجانے کے باوجود دولت خلافت اسلامیہ کیخلاف جو جنگ لڑرہی ہے، آپ میں اگر سچ بولنے کی طاقت ہے تو بتائیں کہ یہ جنگ کس کی خاطر اور کس کے کیخلاف کیوں لڑرہی ہے۔

(3)

کلمہ توحید کو بلند کرنے سے مراد توحید کی حکمرانی ہے یعنی خلافت اسلامیہ کا قیام کرنا ہے جیساکہ سورہ توبہ کی آیت " کلمة اللہ ھی العلیا" کی تفسیر میں مفسرین نے لکھا ہے۔

(4)

میدانوں میں پہنچ کر جہاد کی قیادت کرنے والوں اور جہاد کے نام پر گھر بیٹھے فتاوی جاری کرنے والوں میں آپ نے فرق نہیں کیا، لیکن اسلام ان میں فرق کرتا ہے اور جہاد نہ کرنے والے علماء کو جہادی معاملات کا قائدین نہ سمجھنے کی طرف بلاتا ہے اور نہ ہی ان کی بات سوفیصد حق بجانب ہوسکتی ہے۔
اسلام تو یہاں تک بتاتا ہے کہ گدی نشین شیخ الحدیث کی بات اور رائے پر محاذ پر جہاد کرنے والوں کی بات ایک جیسی نہیں ہیں اور مجاہد کی بات

جہاد سے پیچھے رہنے والے عالم دین کی بات پر مقدم ہے۔ مسلمانوں کو بے عمل شیخ الحدیث کی نہیں بلکہ اسلام پر عمل کرنے والے مجاہد عالم دین کی بات کو ترجیح دینی اور مقدم رکھنی چاہیے۔

(الفاظ ومعانی میں تفاوت نہیں لیکن ------ ملا کی آذاں اور مجاہد کی آذاں اور)

(5)

شیخ المقدسی اور شیخ ابو قتادہ نے اپنے علم کو اپنے عمل سے سچ ثابت نہیں کیا۔ جیل جانے سے کوئی عالم حق یا مجاہدین کا قائد نہیں بن جاتا ہے۔
آپ یہی تحقیق کرلیں کہ اردن نے اب شیخ المقدسی کو دوبارہ کیوں گرفتار کیا ہے ؟
اس عالم دین نے ابلیس کی طرح تعجب پسندی کا شکار ہوا اور اپنے علم پر عمل کرنے کی بجائے دولت اسلامیہ کی قید میں موجود امریکی کو رہائی دلوانے کے لیے کویتی شخصیات کے ریفرنس سے آنے والے امریکی وکیل جو سی آئی اے کا اہلکار تھا، اس کے ساتھ کام کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا اور اس کی ضمانت پر دولت اسلامیہ میں موجود اپنے شاگرد علماء کو اردنی سے شام فون کیا۔
مرتد اردنی انٹیلی جنس سے یہ سب برداشت نہیں ہوا اور اس نے شیخ المقدسی کو امریکی وکویتی ضمانت کے باوجود اس لیے گرفتار کیاکہ اردنی انٹیلی جنس سے شیخ المقدسی نے پہلے کیوں نہیں اجازت لی تھی؟

اب آپ بتائیں کہ شیخ المقدسی اس وقت جو اردن کی جیل میں قید ہے، وہ امریکہ کے لیے اس کے صلیبی شہری کو دولت خلافت اسلامیہ کی قید سے آزاد کرانے کی جدوجہد کی وجہ سے گرفتار ہوا ہے، اس لیے اس کی یہ جیل کوئی باعث فخر نہیں بلکہ باعث شرمندگی ہے۔

اس لیے اسلام کا اعتدال پسند اصول (جسے دولت اسلامیہ نے بھی اختیار کررکھاہے) یہ ہے کہ جہاد سے پیچھے رہنے والے علماء کی جو بات کتاب وسنت سے موافقت رکھتی ہوگی، اسے مسلمانوں کو لینا چاہئے اور جو بات اسلام سے مطابقت نہ رکھتی ہو یا اس میں وہ عالم غلطی پر ہو تو اس کی بات نہیں مانی جائے گی۔

(6)

القاعدہ کے منہج پر جو اعتراضات آپ نے بیان کئے ہیں، ان کے بارے میں بنیادی بات یہ ہے کہ یہ اعتراضات موجودہ القاعدۃ کی قیادت پر ہے اور سابقہ قیادت پر نہیں ہے کیونکہ ان سے وہ ثابت نہیں ہوا جو آپ کرنا چاہ رہے ہیں۔

(7)

قاعدۃ الجہاد پر بڑا اعتراض آپ نے یہ بیان کیا کہ

”اس سے منسوب لوگ اپنے قافلہ یعنی قاعدۃ الجہاد کو امت کے اس

قافلے سے ملانا چاہتے ہیں جو حالیہ عرصے میں اپنی حکومتوں کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ سبحان اللہ ! بھلا یہ فضیلت کی بات ہے یا پھر بُرائی؟!"

فاروق بھائی: آپ نے یہ اصول شاید سوچے سمجھے بغیر نادانی میں لکھ دیا ہے ۔ ورنہ اس اصول کی دور اندیشی صرف گمراہی نہیں بلکہ تباہی کے دہانے پر پہنچانے کے لیے کافی ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ مجاہدین آسمان پر سے نہیں آئے ہیں بلکہ وہ اسی امت کے اندر سے ہیں اور مسلمانوں کی ہی اولاد ہیں۔ اس لیے مجاہدین تو مسلمانوں سے ملے ہوئے ہیں اور ان سے قطع تعلقی کی طرف کوئی بیوقوف ہی بلاتا ہوگا۔
دولت اسلامیہ اس قدر امت مسلمہ سے ملی ہوئی ہے کہ آج چالیس ممالک کی جنگ کے باجود عوام اس کے ساتھ ایک مسلمان ومجاہد کی طرح کھڑی ہے ۔

دوسری بات: القاعدۃ پر اصلی اعتراض یہ ہے کہ
"وہ ارتداد یا مناہج فاسدہ (جمہوریت ، وطنیت، سیکولرازم وغیرہ) کے حامل گمراہوں کو امت کے نام پر مجاہدین کے ساتھ ملانے اور ان کو ساتھ لیکر چلنے کی بات کرتی ہے، خواہ اس کے لیے اسلام کے کئی احکامات کو معمولی یا بتدریج کا نام دیکر چھوڑدیا جائے۔"

پھر اسلام نے حق کی پیروی کرنے کا حکم دیا ہے اور حق کی پیروی کرنے والوں کو ہی امت قرار دیا ہے، خواہ کوئی اکیلا ہی حق پرست کیوں نہ ہو۔
اس لیے ہم عوام الناس کو ساتھ لیکر چلنے سے زیادہ حق کو مقدم رکھنے اور اسے ساتھ لیکر چلنے کے پابند ہیں۔

حالیہ عرصے میں حکومتوں کیخلاف جو انقلابات برپا ہوئے تو یہ انقلابات کی باگ دوڑ مسلمانوں کے ہاتھ میں نہیں تھی اور جو انقلاب لیکر آئے وہ سب امریکہ اور اقوام متحدہ کے نئے ایجنٹ تھے جیسے مرسی، راشد غنوشی وغیرہ۔
پھر جو انقلابات آئے اس کا نتیجہ آج آپ کے سامنے ہیں کہ مصر ، تونس، لیبیا اور خود آپ کا پاکستان آج کہاں کھڑا ہیں؟

شاید کوئی بیوقوف ہی ہوگا جو آپ کے اس من گھڑت اصول پر عمل کرتے ہوئے طاہر القادری اور عمران خان جیسے مرتدین کا ساتھ یہ کہہ کر دے گا کہ یہ تو امت مسلمہ میں سے اپنی حکومتوں کیخلاف انقلابات کے لیے کھڑے ہوئے۔

اس سے بھی آگے چلتے ہین کہ مرتد ایجنسیوں کی جو وطنیت پرست تنظیمیں کشمیر یا کہیں بھی جنگ لڑرہی ہے تو اب ہم امت کا نام دیکر اصلی مجاہدین کو ان کے ساتھ ملالیں تو کیا کوئی سلیم الفطرت

مسلمان ایسا کرے گا؟

دیکھ لیجئے! آپ جبھۃ النصرۃ اور الجولانی کا انجام ، جو کسی زمانے میں شام کی سب سے بڑی جماعت ہوتی تھی اور جس نے آپ کے بتائے ہوئے راستے پر چلا تو آج نہ وہ امت کے ساتھ ہیں اور نہ ہی امت اس کے ساتھ ہیں۔

امت کے نام پر شام کا انقلاب کے وقت سے اس کی قیادت کرنے والے آج امریکہ وسعودیہ کی گود میں بیٹھ کر اپنی مرتد شامی اپوزیشن کی حکومت تشکیل دیکر فائیو سٹار ہوٹلوں میں عیاشی کررہے ہیں۔

ذرا اپنی تاریخ پر ہی نظر دوڑالیجئے کہ پاکستان بنتے وقت یہی غلطی آپ کے اکابر علماء نے کی اور انہوں نے حق کی بجائے قیادت اور تمام معاملات نام نہاد دیندار بلکہ اسماعیلیوں وشیعوں اور انگریز کے ایجنٹوں کے ہاتھوں میں دیدیئے جس سے پاکستان بن جانے کے بعد ایک اسلامی نہیں بلکہ ایک جمہوریت پسند شیعی ریاست بنا، جہاں لادینیت اور اسلام دشمن شیعیت، قادیانیت وغیرہ نے فروغ پایا جبکہ اہل سنت کی مسلسل نسل کشی کرنے اور ان کو اپنا غلام بناکر رکھنے کا سلسلہ دن بدن بڑھتا اور تیز ہوتا چلا گیا۔

امید ہے کہ آپ کو اپنی اس اصول کی تباہیوں کا علم ہوگیا ہوگا اور

دولت خلافت اسلامیہ کے عمل کا مشاہدہ بھی کرلیا ہوگا کہ کس طرح انہوں نے اسلام کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق عوام کو پہلے ان کی گمراہیوں اور کفری ایجنڈوں سے پاک کیا اور اسلامی تربیت کرنے کے بعد ان کو اپنے ساتھ ملایا۔

(8)

آپ نے کہا کہ
”مسئلہءتکفیر میں غلو کرنا ایک نہایت پُر خطرمعاملہ ہے۔ اور ہم احتیاط کی راہ اپنانے پر زور دیتے ہیں جو اس سلسلے میں ہمارے سلف صالحین سے منقول ہے اور یہ بھی نا ممکن ہے کہ ہم ان احکام کو محض حسابی اصولوں کے سپرد کردیں۔“

بھائی : آپ کی یہ بات کم علمی اور متضاد پر مبنی ہے۔

غلو سے مراد آپ کی یہ ہے کہ کوئی کم علم یا ناواقف شخص کسی پر حکم لگائے تو بھائی آپ ذرا یہ بتائیں گے کہ جو اللہ کو گالی دیتا ہے یا علماء نے جس کام کے بارے میں متفقہ فتوی دیدیا ہے کہ جو بھی ایسا کوئی کام کرتا ہے تو وہ کافر ہے۔

مثال کے طور جو بھی جمہوری نظام کا حصہ بنتا ہے اور اس کی حکومت کا ذمہ داروں میں سے ہوتا ہے تو وہ مرتد ہے۔
اب یہ فتوی آپ بھی مانتے ہیں۔

اب اس فتوی کی تطبیق کرتے وقت اگر صدر پرویزمشرف بنتا ہے تو کافر ہے، لیکن اگر فضل الرحمن یا مرسی یا اردوگان یا اسماعیل ہنیہ بنتا ہے تو اس کو مرتد نہیں کہنا چاہیے اور ان کی تکفیر جہاد سے پیچھے بیٹھے بے عمل مفتیان اور علماء کا کام قرار دینے والے القاعدۃ کے اس من پسند دوغلے رویے کو کیا نام دیا جائے۔

کیا آج کی القاعدۃ کو اتنا نہیں پتہ کہ اگر ایک فیصد بھی کفروشرک اور ارتداد کو کوئی اختیار کرلے تو وہ ننانوے فیصد اسلام پر عمل کرکے بھی مسلمان نہیں بن سکتا؟
کیا ایک مکھی غیر اللہ کے نام پر قبر پر چڑھانے سے ایک مسلمان کو مشرک اور جہنم میں جانے والا رسول اللہﷺ نے نہیں کہا ہے؟
کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پورے اسلام کو ماننے اور اس پر عمل کرنے والوں کو اس وقت مرتد قرار دیکر ان کیخلاف جہاد کو ترجیحی بنیادوں پر نہیں کیا جب انہوں نے صرف ایک زکوۃ دینے سے انکار کیا۔

بھائی: آپ اسلام کے اس اہم مسئلے کو یہاں سے ہی سمجھ لیں کہ کسی کی گیس یا ہوا خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جائے تو کیا آپ کہیں گے کہ وضو ٹوٹنے کا فتوی تو اہل علم دینگے اور ہمیں احتیاط کرنی چاہیے۔
یا کوئی بھی ان پڑھ مسلمان جاکر اس شخص سے کہہ سکتا ہے کہ تمہارا وضو ٹوٹ گیا ہے ۔ جاو نیا وضو کرکے آؤں۔
بالکل اسی طرح اسلام کا معاملہ ہے کہ جو کوئی بھی نواقض اسلام کا یا کھلم کھلا کفر کا ارتکاب کرتا ہے تو اسے مرتد ہر مسلمان کہہ سکتا ہے ۔

سو کسی بھی عام شخص کی طرف سے کفری اعمال کے مرتکب کی تکفیر پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہیں اور نہ ہوگا۔
مسئلہ یہاں کھڑا ہوتا ہے کہ ایسے اعمال پر کسی کی تکفیر کرنا جس پر علماء ومجاہدین سے پہلے تکفیر ثابت نہیں ہیں۔ تو یہ کام اہل علم علماء ومجاہدین کا ہے اور عام لوگوں کا نہیں ہے اور اس میں احتیاط کا دامن اختیار کرنے پر زور دینا درست اور ٹھیک ہے۔
آپ اس مسئلے کو سمجھنے کے لیے اپنے القاعدۃ کے شیخ ابو یحیی اللیبی رحمہ اللہ کی کتاب مسلم جاسوس کے احکام کا مطالعہ کریں، جس میں انہوں نے موجودہ دور میں ڈرون حملوں اور دیگر جاسوسی کی پیدا ہونے والی نئی صورتوں کی تفصیلات کو بیان کرکے ان کا حکم شریعت کی روشنی میں واضح کیا ہے۔

اب ان صورتوں میں سے جو کوئی بھی اسلام ومجاہدین کیخلاف ان کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ مرتد اور کافر ہیں۔اسی طرح وہ بھی مرتد ہیں جو جاسوسی کی ان صورتوں سے بھی آگے اپنے عمل کے ساتھ ان صورتوں سے بھی بڑا اور بدترین افعال کا ارتکاب کرتا ہے۔ جیسے مجاہدین کیخلاف میڈیا مہم چلانا اور طواغیت کی اپنے اقوال وافعال سے مدد کرنا، مرتدین کے ساتھ مل کر مجاہدین کیخلاف لڑنا وغیرہ

باقی کسی خاص شخص کی سرگرمیاں یا مشکوک اعمال دیکھ کر اس کی خاص تکفیر کرنا تو یہ اہل علم یا مجاہدین کا کام ہیں۔ عوام الناس کا نہیں ہیں۔

مثال کے طور پر وہ شیوخ الحدیث جو مجاہدین کی جہادی کارروائیوں کیخلاف امریکہ کی فرنٹ لائن اتحادی ناپاک فوج کی حمایت میں پریس بیانات اور فتاوی دیتے ہیں، تو ان میں سے کون سے مرتد ہیں اور کون سے مجبوری کے تحت دبے لفظوں میں دل سے کراہت کے ساتھ کفر کا ارتکاب کیے بغیر مذمتی بیان دیں رہے ہیں۔ تو یہ اہل علم کا کام ہے اور اس پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔

اعتراض ہوا تھا، مرسی کو کافر ومرتد کہنے پر۔
القاعدۃ نے اسے مرتد قرار نہیں دیا ، (بلکہ اس کے لئے دعا کی) حالانکہ جن علتوں کی وجہ سے حسنی مبارک یا پرویز مشرف کو کافر ومرتد قرار دیا گیا، وہ سارے کام اس نے کیے تھے ۔

حالیہ القاعدۃ پر مرجئہ ہونے کا الزام اس وجہ سے لگا ہے کہ انہوں نے جہاد کی من پسند تشریح کرتے ہوئے اسے امریکہ تک محدود کرلیا ہے اور مرتدین کیخلاف جہاد کو دفاعی حالتوں میں محصور کرکے معمولی قرار دیا ہے حالانکہ اسلام میں کفر اصلی سے زیادہ سخت کفر ارتداد ہے۔

اسی طرح القاعدۃ نے انقلاب کے بعد آنے والی مرتد حکومتوں (مصر کی مرسی حکومت اور تیونس کی النہضہ حکومت۔ اسی طرح دیگر ممالک) اور ان کی مرتد افواج کیخلاف جہاد کو معطل کرکے وہاں اسلام حکمرانی لانے کے لیے صرف دعوت وتبلیغ پر انحصار کیا ہے۔ حالانکہ یہ حکومتیں اسی طرح مرتد ہیں، جس طرح کی ان سے پہلی حکومتیں ہیں اور ان حکومتوں نے بھی اسلام کیخلاف امریکہ ودیگر طواغیت کے ساتھ مل کر جنگ کو جاری رکھا۔

زیادہ دور جانے کی ضرورت نہیں ہے، القاعدۃ نے مرسی کو مرتد قرار دینے میں ارجاء کو اختیار کیا ، حالانکہ مرسی حکومت نے ہی سیناء میں مجاہدین کیخلاف فوجی آپریشن کا آغاز کیا، فلسطینی مسلمانوں کی سرنگوں کو تباہ کیا، مجاہدین کیخلاف آپریشن اور ان کو شہید کیا۔
مرسی نے داڑھی رکھنے والے افسران و اہلکاروں کو پولیس وفوج سے ہٹایا اور امریکہ واسرائیل کو پسند دشمنان اسلام کو اعلی عہدوں پر فائز کیا، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس نے اپنی قبر خود اپنے ہاتھ سے کھودی اور پھر قبر تیار ہونے کے بعد اب وہ اس میں گرچکا ہے۔

مرسی کو مرتد کافر کہنے سے انکار کرنے والوں کا مرسی کو گرفتار کرنے کے بعد نہ مارنے پر اعتراض ہے ۔ اس کا جواب ہے کہ گرفتار کرنے کے بعد مرسی کو مارا اس لیے نہیں گیا کیونکہ وہ امریکہ واسرائیل کا ایجنٹ ہے اور مستقبل میں ان کے لیے مزید خدمات انجام دے سکتا ہے۔ بالخصوص اس وقت جب مصر میں جہاد تقویت پکڑے گا اور مصری فوج کیخلاف کارروائیاں عروج پر جائے گی تو مرسی اور دیگر اخوانیوں کو قبر سے نکال کر دوبارہ اقتدار امریکہ واسرائیل اس لیے دینگے تاکہ یہ اسلام کا نام لیکر کفر وجمہوریت کی حکمرانی کو مستحکم کریں تاکہ مصری فوج دوبارہ مضبوط ہوسکے اور مصر کو خلافت اسلامی کی ولایت بننے سے روکا جاسکے۔ اسی وجہ سے مصر کی طرف سے اخوان المسلمین کو کالعدم اور دہشت گرد قرار دینے کے باوجود امریکہ نے اسے دہشت گرد قرار نہیں دیا۔

اسی طرح القاعدۃ نے ان ممالک میں جہاد کو چھوڑنا شروع کردیا، جہاں القاعدۃ سے ماضی میں قریبی تعلق کے دعویدار لوگ اقتدار میں آئے۔

تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ صرف پاکستان کو ہی دیکھ لیجئے کہ القاعدۃ نے وہاں کیا کیا۔ مرتد نواز شریف اور اس کے ہم سفر علماء نے امریکی جمہوری حکومت کا اقتدار سنبھالا تو القاعدۃ نے اپنا رویہ ہی بدل ڈالا اور ان کے کفر وارتداد کو بیان کرنے کی بجائے پردہ پوشی کرتے ہوئے ان کیخلاف جہاد کو مضبوط بنانے میں کوئی کردار ادا نہیں کیا۔ بلکہ القاعدۃ نے اس وقت طالبان پاکستان اور دیگر مجاہدین کو تنہا وبے یارومددگار چھوڑتے ہوئے اس قدر ارجاء کی پستی میں گرگئی ہے کہ آج کی القاعدۃ اپنے ہی بانی اور امیر شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی شہادت کا انتقام لینے کے لیے کوئی ایک کارروائی خود سے نہیں کرسکی ہے اور نہ ہی مرتد پاکستانی فوج کیخلاف جہاد کو مضبوط بنانے میں کوئی کردار ادا کرسکی ہے۔

بلکہ القاعدۃ نے ارجاء کو اس قدر اختیار کیا کہ اس نے جہاں جہاد کی من پسند تقسیم کرنے کے بعد عسکری جہاد کو نقصان پہنچایا ، وہاں ہی میڈیا وفکری جہاد کو اپنی ذمہ داریاں نہ ادا کرکے تباہ کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا۔

پاکستان میں امریکی جمہوریت کی طرف بلانے والے گدی نشین مفتیان،

علماء اور مدارس کے شیوخ الحدیث کے نفاق وارتداد پر پردہ ڈالا اور مجاہدین کیخلاف فتاوی دینے والے ان باطل علماء کو جواب دینے کو گستاخی قرار دیا

حالانکہ یہی علماء ہیں جو اس وقت پاکستان میں مرتدین کی قیادت کررہے ہیں اور ان کو خلافت اسلامیہ لانے کے لیے کوشاں مجاہدین کیخلاف فتاوی دیتے ہوئے پوری مسلم عوام کو ان کی غلامی کرنے پر ابھاررہے ہیں۔

شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے ہی ایسے علماء کے بارے میں ہی کہا تھا کہ جب تک حکمرانوں کے بعد ان کے حواری سرکاری ونیم سرکاری علماء کو پٹری سے نہیں ہٹایا جائے گا تو اس وقت تک ریل گاڑی کبھی چل نہیں سکے گی اور آگے اپنی منزل تک بڑھ نہیں سکے گی ۔

(سوات آپریشن پر شیخ اسامہ رحمہ اللہ کا بیان "شریعت یا شہادت"۔اس کے علاوہ دیگر بیان بھی ہیں)۔

اس لیے پاکستان میں جہاد کو کامیاب بنانے کے لیے ضروری ہے کہ ان علماء کی اسلام دشمنی کو بے نقاب کیا جائے جو جمہوری کفری نظام کا حصہ بن کر مرتد ہوچکے ہیں یا مسلمانوں کے اکابر بن کر ٹی وی چینل واخبارات میں مجاہدین کیخلاف فتاوی دیتے ہیں اور مرتدین کا دفاع کرتے ہوئے فسق وفجور اور مجاہدین کو ظالمان کہہ کر ان کا قتل عام کرنے کی طرف بلاتے ہیں۔

اسلام کی نظر میں یہ علماء ، مرتد ناپاک آرمی اور امریکی جمہوری نظام کے ائمہ کفر کی صف میں کھڑے ہیں اور روز قیامت ان کو اللہ تعالی امریکہ وناپاک آرمی کے ساتھ ہی کھڑا کرے گا جن کے کفری نظام کو غالب ومستحکم کرنے اور خلافت اسلامیہ کے نظام کو آنے سے روکنے کے لیے یہ جدوجہد کرتے تھے۔

(جاری ہے)

باقی ان شاء اللہ ! جیسے ہی وقت ملا تو باقی کو بھی تحریر میں لاؤں گا تاکہ القاعدۃ کے بھائیوں پر حجت کا اتمام ہوسکے اور عام مسلمان بھی ان مسائل میں موجود گمراہی سے خبردار ہوکر اس سے بچتے ہوئے صراط مستقیم پر چل سکے۔